مچھلی کی کہانی
TALE OF A FISH

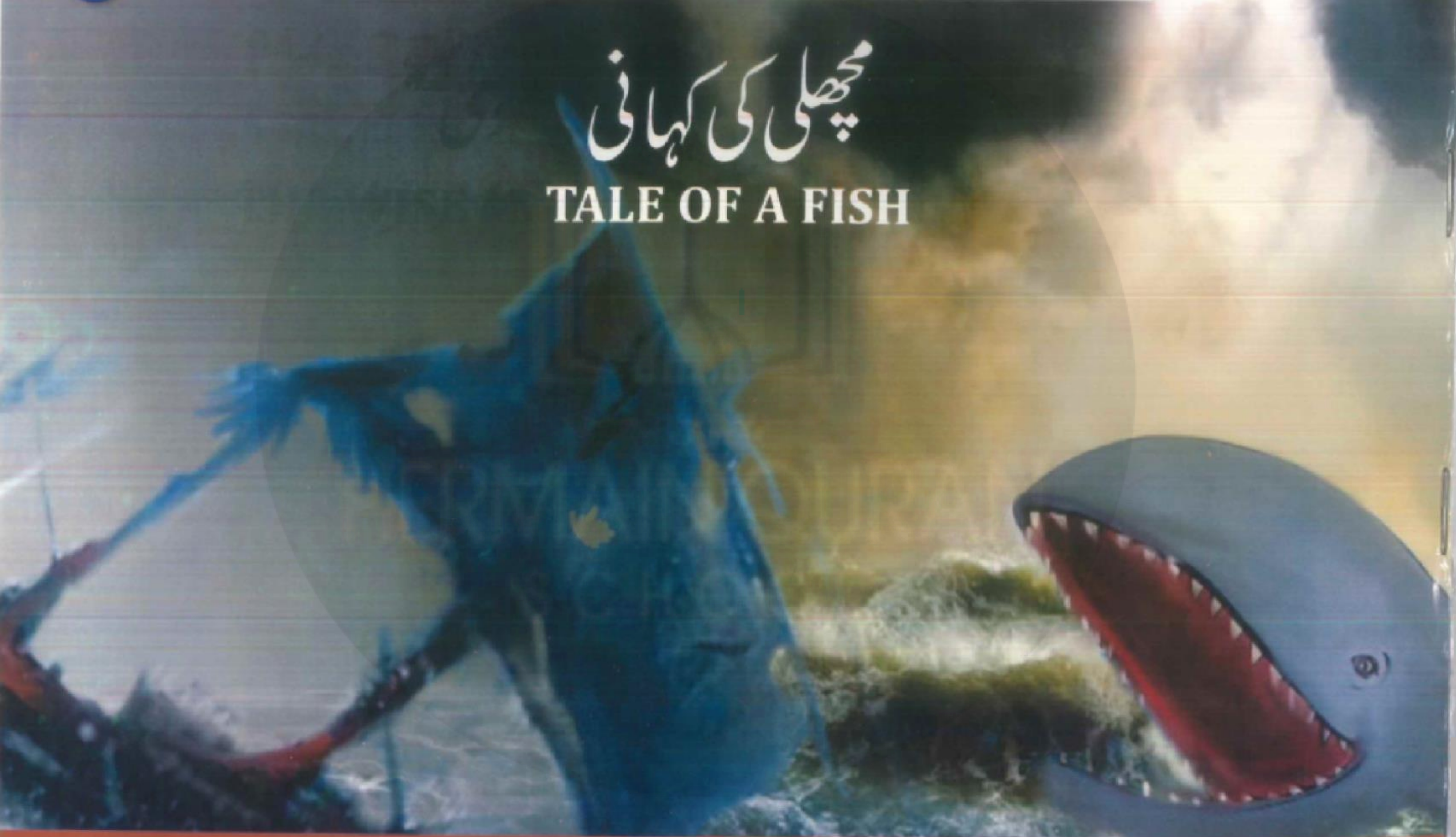

مچھلی کی کہانی

قرآن سے دلچسپ واقعات

قرآن کریم میں دل کو موہ لینے والے واقعات ہیں، یہ واقعات مہم جوئی سے بھرپور ہونے کے علاوہ دین کی تعلیمات اور عبادات پر بھی مشتمل ہیں جو ہماری اللہ تعالیٰ سے محبت و عقیدت ظاہر کرتے ہیں اور یہ وضاحت کرتے ہیں کہ اللہ ہم سے اپنا بندہ ہونے کے ناطے کیا طلب کرتا ہے

بچوں کے لیے یہ واقعات بالخصوص اس مقصد کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں تاکہ بچے قرآنی واقعات کو لطف اندوز ہوتے ہوئے پڑھیں اور فطری انداز سے دین کا علم حاصل کر سکیں۔ یہ بچوں کو قرآن کے واقعات سے روشناس کروانے کا بہترین طریقہ ہونے کے علاوہ ان کی حوصلہ افزائی کرنے کا ذریعہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان سکیں۔ سادہ متن اور غیر معمولی طور پر پرکشش رنگین تمثیلات بچوں کے ذہنوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب رہیں گی۔

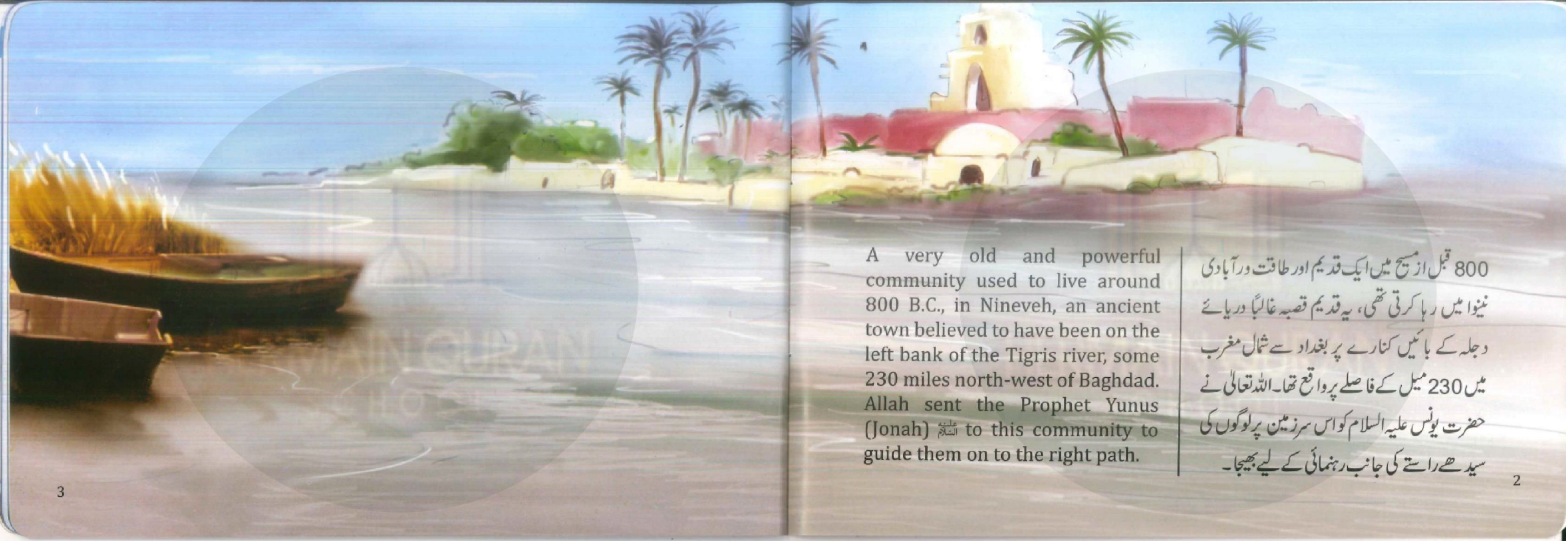

A very old and powerful community used to live around 800 B.C., in Nineveh, an ancient town believed to have been on the left bank of the Tigris river, some 230 miles north-west of Baghdad. Allah sent the Prophet Yunus (Jonah) ﷺ to this community to guide them on to the right path.

800 قبل از مسیح میں ایک قدیم اور طاقت ور آبادی نینوا میں رہا کرتی تھی، یہ قدیم قصبہ غالباً دریائے دجلہ کے بائیں کنارے پر بغداد سے شمال مغرب میں 230 میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو اس سرزمین پر لوگوں کی سیدھے راستے کی جانب رہنمائی کے لیے بھیجا۔

The Prophet Yunus ﷺ did as Allah said and went to these people. He gave them His message and warned them to turn away from their wickedness. The Prophet Yunus ﷺ preached to them for a long time, but they paid no heed to his words. When he realized that they intended to continue on the wrong path, he warned them about how bad their actions were and that in the end they might be made to suffer. Angry and despairing, the Prophet Yunus ﷺ left these people.

حضرت یونس علیہ السلام نے ایسا ہی کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور ان لوگوں کی طرف گئے۔ آپؑ نے انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا اور خبردار کیا کہ وہ اپنی برائیوں سے باز آ جائیں۔ حضرت یونس علیہ السلام نے طویل عرصہ تک ان کو تبلیغ کی لیکن ان پر آپؑ کی تعلیمات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ جب آپؑ کو احساس ہوا کہ وہ غلط راستے پر ہی چلنا چاہتے ہیں تو آپؑ نے خبردار کیا کہ ان کے اعمال کس قدر برے ہیں اور ایک روز انہیں ان کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ ناراض اور مایوس ہو کر حضرت یونس علیہ السلام نے ان لوگوں کو چھوڑ دیا۔

The Prophet Yunus ﷺ moved out of the city and headed towards the seaport where there were ships tied up, waiting to sail. One, the Prophet Yunus ﷺ found, was due to sail to a far off land. He boarded that ship.

حضرت یونس علیہ السلام شہر سے باہر نکلے اور بندرگاہ کا رُخ کیا جہاں جہاز سفر کے لیے تیار کھڑے تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ایک جہاز دور دراز کے علاقے کی جانب روانہ ہونے والا ہے۔ آپؑ اُس جہاز پر سوار ہو گئے۔

HARAMAIN QURAN SCHOOL

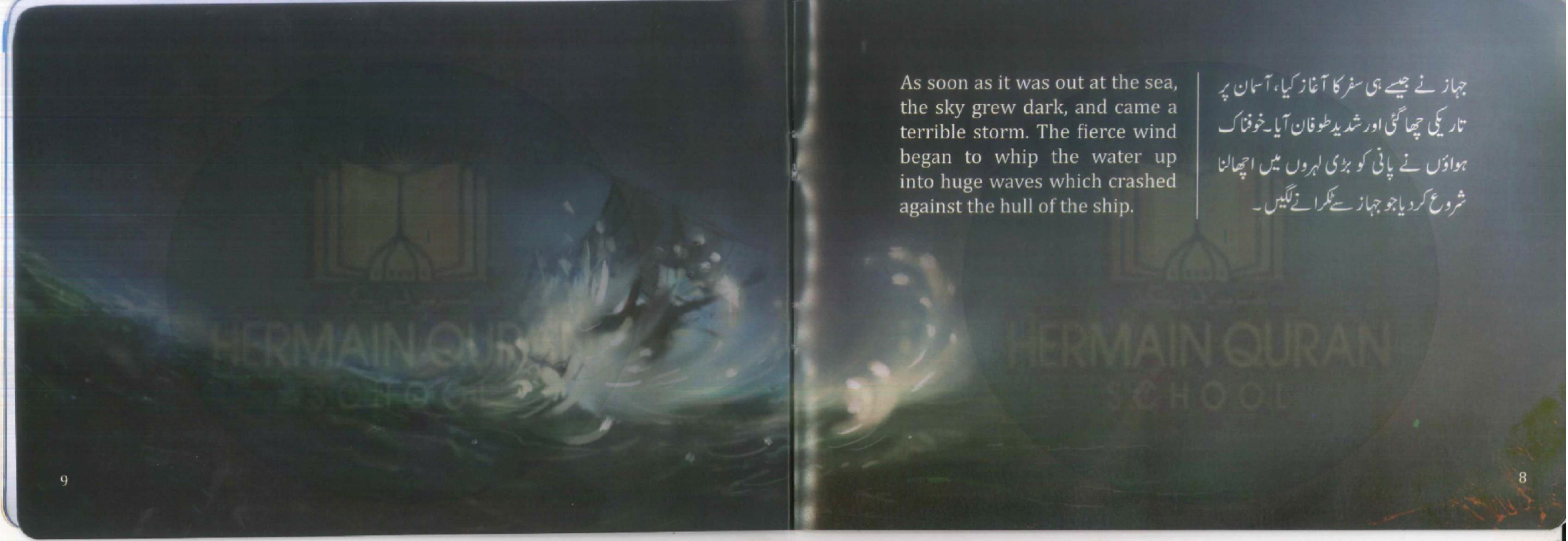

As soon as it was out at the sea, the sky grew dark, and came a terrible storm. The fierce wind began to whip the water up into huge waves which crashed against the hull of the ship.

جہاز نے جیسے ہی سفر کا آغاز کیا، آسمان پر
تاریکی چھا گئی اور شدید طوفان آیا۔ خوفناک
ہواؤں نے پانی کو بڑی لہروں میں اچھالنا
شروع کر دیا جو جہاز سے ٹکرانے لگیں۔

HERMAIN QURAN SCHOOL

As the storm grew worse, the waves became like the towering walls of water which came crashing down on the ship's deck. The sailors worked with all their strength to try to keep the ship on course.

طوفان بدترین ہوگیا، سمندر کی لہریں پانی کی
اُونچی دیواروں کی طرح ہوگئیں جو جہاز کے
ڈیک سے ٹکرانے لگیں ملاحوں نے جہاز کو راستے
پر رکھنے کے لیے پوری قوت کے ساتھ کام کیا۔

They even threw some of the cargo overboard, to make the ship easier to control. But the ship's strong timber seemed as thin as matchwood in the teeth of the storm. Soon, they knew, it would break up and they would all drown.

انہوں نے جہاز میں سے کچھ سامان بھی پھینکا تا کہ جہاز کو سنبھالنا آسان ہو۔ لیکن طوفان کے سامنے جہاز ماچس کی تیلی دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جلد ہی جان گئے کہ جہاز ٹوٹ جائے گا اور وہ سب ڈوب جائیں گے۔

Thinking their ill-luck was due to some slave having run away from his master, they drew lots to find the run-away and hurl him overboard. The name of the Prophet Yunus ﷷ was picked out in the draw. So he was forced to jump from the ship.

جہاز کے مسافروں نے سوچا کہ ان کی بری قسمت کی وجہ یہ ہے کہ جہاز میں اپنے آقا سے بھاگا ہوا کوئی غلام سوار ہے، انہوں نے بھاگے ہوئے غلام کی تلاش کے لیے قرعہ نکالا تا کہ اسے جہاز سے پھینک دیں۔ قرعے میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ چنانچہ، آپؑ کو مجبور کیا گیا کہ وہ جہاز سے چھلانگ لگا دیں۔

HERMAIN QURAN SCHOOL

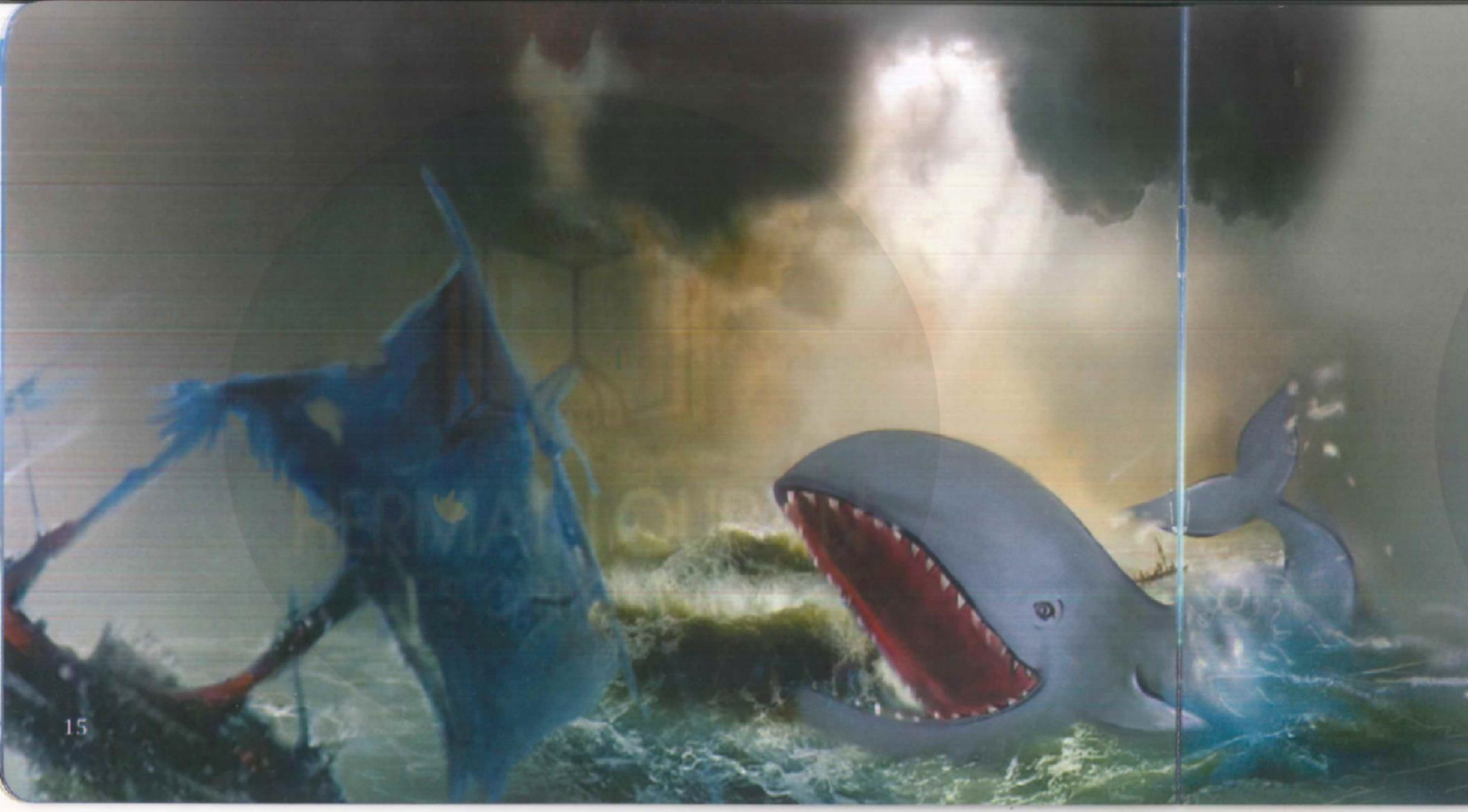

As he struggled in the water, gasping for breath, a great whale appeared out of the depths of the sea and swallowed him up. (The fish that swallowed the Prophet Yunus ﷺ may have been a sperm whale. Such whales are known to visit the eastern Mediterranean Sea. With their large throats, they can swallow the body of a man whole.)

جب حضرت یونسؑ پانی میں سانس لینے کی کوشش میں تھے تو سمندر کی گہرائی سے ایک بڑی وہیل مچھلی نکلی اور آپؑ کو نگل گئی۔ (وہ مچھلی جس نے حضرت یونس علیہ السلام کو نگلا، وہ ممکنہ طور پر سپرم وہیل تھی۔ ایسی وہیل مچھلیوں کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ مشرقی بحیرہ اوقیانوس کا رُخ کرتی ہیں۔ اور اپنے بڑے حلق کے ساتھ پورے انسان کو نگل سکتی ہیں۔)

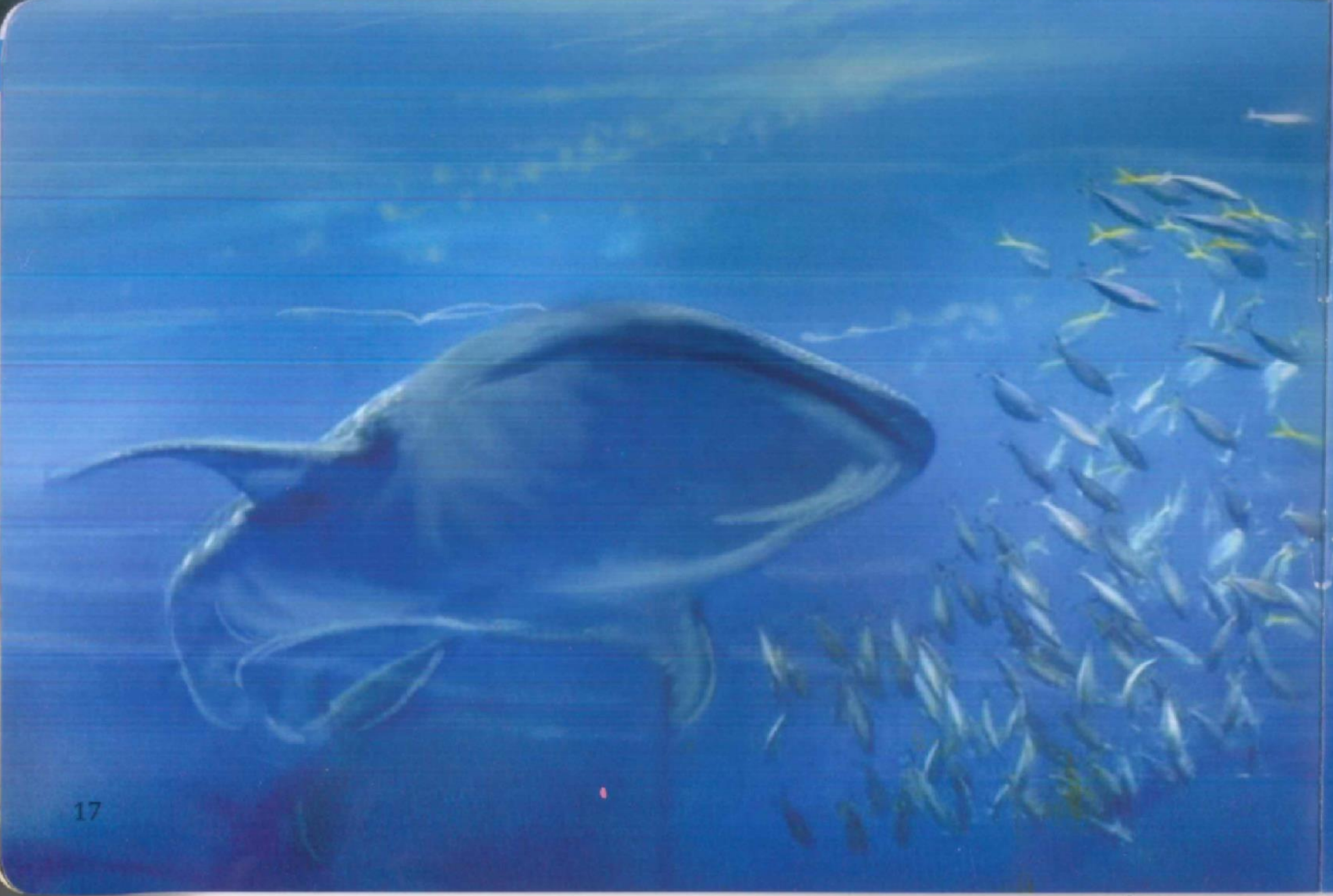

Suddenly the Prophet Yunus ﷺ found himself in the dark, damp inside of the huge fish. He had not drowned. He was still alive! Now the Prophet Yunus ﷺ realized that he had left the people of Nineveh too early without completing the task assigned by Allah. As a rule, once it became clear that a nation had rejected Allah's message, the prophet who had been the bearer of that message was commanded by Allah to leave — but only if he had done his very best to reform his hearers. Then Allah punished the erring people as a mark of His wrath. But the Prophet Yunus ﷺ had not waited for Allah's order. He had simply gone away, leaving the people of Nineveh to their doom.

حضرت یونس علیہ السلام نے خود کو ایک بڑی مچھلی کے اندر لتھڑا ہوا پایا۔ وہ ڈوبے نہیں تھے۔ وہ اب بھی زندہ تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو اب یہ احساس ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے لگائی گئی ذمہ داری پوری کیے بغیر قبل از وقت نینوا کو چھوڑ آئے ہیں۔ اصول کے مطابق جب یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کسی قوم نے اللہ کے پیغام کو رد کر دیا ہے تو نبی جس کی یہ پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ہوتی ہے کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ لیکن صرف اس صورت میں جب اس نے اپنی پوری کوشش کر لی ہو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو اپنے غضب کا نشانہ بناتے ہیں۔ لیکن حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ کے احکامات کا انتظار نہیں کیا۔ وہ نینوا کے لوگوں کو ان کے گھروں پر چھوڑ کر چل پڑے۔

When the Prophet Yunus ﷺ realized his mistake, he cried from the depth of darkness: "There is no god but You. Glory be to You! I have done wrong." Allah heard his prayers. The Quran says that if he had not said he was sorry and glorified Allah in his prayers, he would have stayed in the belly of the fish till the Day of Judgement.

حضرت یونس علیہ السلام کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ اس تاریکی میں شدت سے روئے: ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ شانِ کبریائی تیرے لیے ہی ہے! میں نے غلط کیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں سن لیں۔ قرآن کہتا ہے کہ اگر وہ اپنی دعاؤں میں افسوس کا اظہار نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی بیان نہ کرتے تو قیامت کے روز تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔

The fish, by the command of Allah, swam close to the land and brought the Prophet Yunus ﵇ safely on to the beach, where he found himself under a tree called Yaqtin (gourd-tree). It shaded him from the heat of the sun while he recovered from his ordeal. It also gave him delicious fruit full of juice to quench his thirst.

مچھلی اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیرتی ہوئی سمندر کے کنارے پر آئی اور حضرت یونس علیہ السلام کو حفاظت کے ساتھ ساحل پر اُگل دیا جہاں آپؑ نے خود کو یقطین نامی درخت کے سایے میں پایا۔ درخت نے آپؑ کو سورج کی شعاعوں سے محفوظ رکھا اور آپؑ کی تکلیف دور ہوگئی۔ درخت سے آپؑ کو لذیذ پھل ملا جس کے رَس سے آپؑ کی پیاس بجھ جاتی۔

The Prophet Yunus ﷺ then returned to his people and preached to them again. All of them, over one hundred thousand, responded to his call.

حضرت یونس علیہ السلام واپس اپنے لوگوں
کے پاس چلے گئے اور دوبارہ ان کو خدا تعالیٰ
کے راستے پر لانے کی تبلیغ کرنے لگے۔ وہ
سب کے سب جو ایک لاکھ سے زیادہ تھے،
انہوں نے آپؑ کی تعلیمات پر لبیک کہا۔

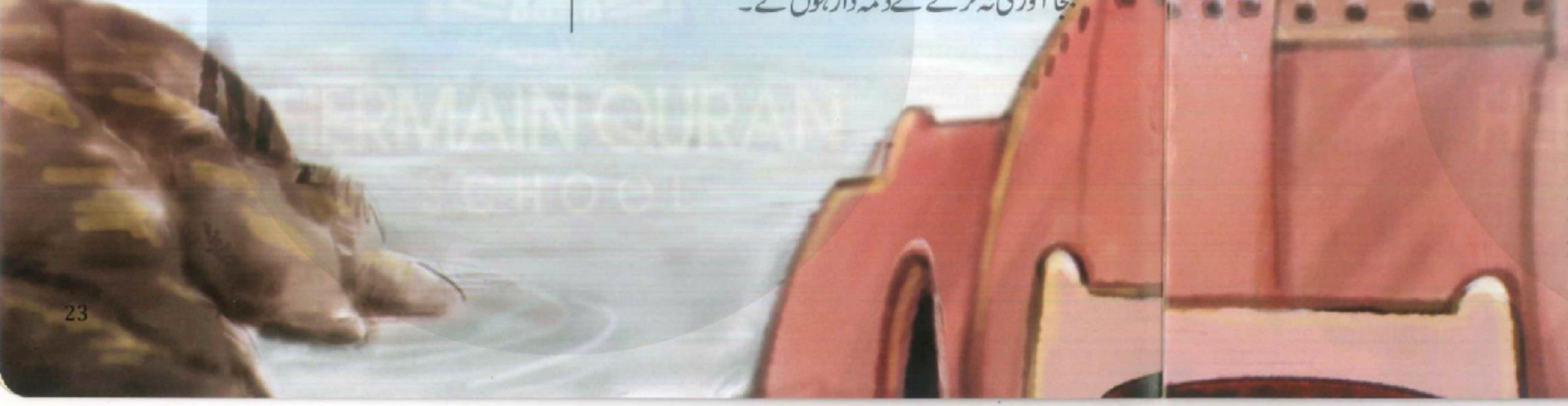

The lesson in the story of the Prophet Yunus ﷺ is twofold. Firstly, the great duty to deliver the message of Allah to others now falls on every Muslim. If we ignore this duty and become desperate (as the Prophet Yunus ﷺ was at first), we will be found guilty of not carrying out the task set for us by Allah.

حضرت یونس علیہ السلام کی اس کہانی سے دو سبق ملتے ہیں۔
اول، اللہ کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی عظیم ذمہ داری ہر
مسلمان پر عائد ہوتی ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو پورا نہیں
کرتے اور مایوس ہو جاتے ہیں (جیسا کہ شروع میں
حضرت یونس علیہ السلام ہوئے) تو ہم اللہ کے احکامات کی
بجا آوری نہ کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

Questions

Toward which city's people was the Prophet Yunus (AS) sent by Allah?

What was the reason behind his disappointment from his people?

What did he do after being disappointed from his people?

Why was he thrown out of the ship into the sea?

Did he disobey Allah by any mean?

Secondly, the courage which was shown by the Prophet Yunus ﷺ as he nearly drowned is a great example and shows us that we should never despair of the mercy of Allah. If we are on the right path and say we are sorry for our failings, Allah will help us as miraculously as He did when the Prophet Yunus ﷺ was saved from the raging sea by the giant fish.

دوسرا، حضرت یونس علیہ السلام نے جس جرأت کا مظاہرہ کیا
جب وہ قریباً ڈوب چکے تھے، یہ ایک عظیم مثال ہے اور ہم پر
یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہمیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا
چاہئے۔ ہم اگر درست راستے پر ہیں اور اپنی ناکامی پر معافی
مانگ لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری اسی طرح معجزاتی طور پر مدد
کرے گا جس طرح اس نے سمندر کی طوفانی لہروں سے
حضرت یونس علیہ السلام کو ایک بڑی مچھلی کے ذریعے بچالیا۔

HERMAIN QURAN SCHOOL